احکام الطریقۃ فی الفتاوی الافریقۃ

فی جامع الفصولین والهندیة والدر وغیرها واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۸۳و۸۴: اگر زید کا پیر ومرشد نہ ہو تو وہ فلاح پائے گا یا نہیں اور اس کا پیر ومرشد شیطان ہوگا یا نہیں کیونکہ تمہارا رب عزوجل حکم کرتا ہے واتبغوا الیه والوسیلة اور ڈھونڈھو طرف اس کی وسیلہ۔

۱؎ ترجمہ جیسا کہ جامع الفصولین وفتاوے عالمگیری ودرمختار میں ہے

الجواب: ہاں اولیائے کرام قدسنا اللہ باسرارہم کے ارشاد سے دونوں باتیں ثابت ہیں اور عنقریب ہم ان دونوں کو قرآن عظیم سے استنباط کریں گے ایک یہ کہ بے پیر افلاح نہ پائیگا حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی قدس سرہ عوارف المعارف شریف میں فرماتے ہیں۔ سمعت کثیرا من المشایخ یقولون من لم یر مفلحا لا یفلح یعنی میں نے بہت اولیائے کرام کو فرماتے سنا کہ جس نے کسی فلاح پائے ہوئے کی زیارت نہ کی وہ فلاح نہ پائے گا۔دوسرے یہ کہ بے پیرے کا پیر شیطان ہے عوارف شریف میں ہے روی عن ابی یزید انہ قال من لم یکن لہ استاذ فامامہ الشیطان یعنی سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے مروی ہوا کہ فرماتے ہیں جس کا کوئی پیر نہیں اس کا امام شیطان ہے رسالہ مبارکہ امام اجل ابو القاسم قشیری میں ہے یجب علی المریدان یتادب لشیخ فان لم یکن لہ استاذ لا یفلح ابداھذا ابو یزید یقول من لم یکن لہ استاذ فَاِمَامُہٗ الشیطان یعنی مرید پر واجب ہے کہ کسی پیر سے تربیت لے کہ بے پیر شیطان ہے پھر فرمایا سمعت الاستاذ بوعلی الدقاق یقول الشجرۃ اذا نبتت بنفسھا من غیر غارس فانھا تورق و لکن لا تثمر کذلک المرید اذا لم یکن لہ استاذ یاخذ منہ طریقہ نفسا فنفسا فھو عابدھواہ لایجدنفاذا یعنی میں نے حضرت ابوعلی دقاق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ پیڑ جب بے کسی بونے والے کے آپ سے اگے تو پتے لاتا ہے مگر پھل نہیں دیتا یونہی مرید کیلئے اگر کوئی پیر نہ ہو جس سے ایک ایک سانس پر راستہ سیکھے تو وہ اپنی خواہش نفس کا پجاری ہے راہ نہ پائیگا۔

حضرت سیدنا میر سید عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سبع سنابل شریف میں فرماتے ہیں:

چو پیرت نیست پیر تست ابلیس
کہ راہ دین زدست از مکر و تلبیس

یہ مقام بہت تفصیل و توضیح چاہتا ہے فاقول و باللہ التوفیق فلاح دو قسم ہے اوّل انجام کار رستگاری اگرچہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے بعد ہو یہ عقیدہ اہل سنت میں ہر مسلمان کے لیے لازم اور کسی بیعت و مریدی پر موقوف نہیں اس کے واسطے صرف نبی کو مرشد جاننا بس ہے بلکہ ابتدائے اسلام میں کسی دور دراز پہاڑ یا گمنام ٹاپو کے رہنے والے غافل جن کو نبوت کی خبر ہی نہ

پہنچی اور دنیا سے صرف توحید پر گئے بالآخر اُن کے لئے بھی یہ فلاح ثابت صحیح بخاری وصحیح مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل محشر اور انبیاء سے مایوس پھر کر میرے حاضر ہوں گے میں فرماؤں گا۔ انا لھا میں ہوں شفاعت کیلئے پھر اپنے رب سے اذن چاہوں گا وہ مجھے اذن دے گا میں سجدے میں گروں گا۔ ارشاد ہوگا یا محمد ارفع رأسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت۔ فرمایا جائے گا جاؤ جس کے دل میں جو بھر ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لو۔ انہیں نکال کر میں دوبارہ حاضر ہوں گا سجدہ کروں گا وہی ارشاد ہوگا کہ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ سنا جائیگا مانگو کہ دیا جائے گا شفاعت کرو کہ قبول ہے۔ میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت ارشاد ہوگا جاؤ جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہو نکال او ر میں انہیں نکال کر سہ بارہ حاضر ہو کر سجدہ کروں گا فرمائے گا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہو منظور ہے جو مانگو عطا ہے شفاعت کرو مقبول ہے میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت ارشاد ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے کم سے کم کمتر ایمان ہو اسے نکال لو میں انہیں نکال کر چوتھی بار حاضر و ساجد ہوں گا ارشاد ہوگا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ سنیں گے مانگو کہ دیں گے شفاعت کرو کہ قبول کریں گے۔ میں عرض کروں گا الٰہی مجھے ان کے نکالنے کی اجازت دے جنہوں نے تجھے ایک جانا ہے ارشاد ہوگا یہ تمہارے سبب نہیں بلکہ مجھے اپنے عزت وجلال وکبریائی وعظمت کی قسم ہر موحد کو اس سے نکال لوں گا اقول یہ ان کے بارے میں رد شفاعت حضور نہیں بلکہ عین قبول ہے کہ حضور کے عرض کرنے ہی پر تو جہنم سے نکالے گئے فقط یہ فرمایا گیا ہے کہ ان کو رسالت سے توسل کا موقع نہ ملا مجرد عقل جنتی ایمان کے لئے کافی تھی یعنی توحید اس قدر رکھتے تھے ثم اقول معنی حدیث کی یہ تقریر کہ ہم نے کی اس سے ظاہر ہوا کہ یہ اس حدیث صحیح کے معارض نہیں کہ فرمایا ما زلت اتردد علی ربی فلا اقوم فیه مقاما الا شفعت حتی اعطانی الله من ذلك ان قال ادخل من امتك من خلق الله من شهد ان لااله الا الله یوما واحدا مخلصا ومات علی ذلك میں اپنے

رب کے حضور آتا جاتا رہوں گا جس شفاعت کے لیے کھڑا ہوں گا قبول ہوگی یہاں تک کہ میرا رب فرمائے گا کہ تمام مخلوق میں جتنی تمہاری امت ہے ان میں جو توحید پر مرا ہو اُسے جنت میں داخل کر دو رواہ احمد بسند صحیح عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کہ یہاں کلام امت میں ہے تو یہاں لاالہ الا اللہ سے پورا کلمہ طیبہ مراد ہے جیسا کہ انہیں امام احمد و صحیح ابن حبان کی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفاعتی لمن شھدان لاالہ الا اللہ مخلصا وان محمد رسول اللہ یصدق لسانہ قلبہ لسانہ میری شفاعت ہر اس شخص کیلئے ہے جو اللہ کی توحید اور میری رسالت پر اخلاص سے گواہی دیتا ہو کہ زبان دل کے موافق ہو اور دل زبان کے[1] اللھم اشھد وکفی بك شھید انی اشھد بقلبی و لسانی انہ لاالہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حنیفا مخلصا وما انا من المشرکین والحمد للہ رب العلمین۔ دوم کامل رستگاری کہ بے سبقت عذاب دخول جنت ہو اس کے دو پہلو ہیں اوّل وقوع یہ مذہب اہلسنت میں محض مشیت الٰہی پر ہے جسے چاہے ایسی فلاح عطا فرمائے اگرچہ لاکھوں کبائر کا مرتکب ہو اور چاہے تو ایک[2] گناہ صغیرہ پر گرفت کر لے اگرچہ لاکھوں حسنات رکھتا ہو۔ یہ عدل ہے اور وہ فضل یغفر لمن یشاء یعذب من یشاء حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بے گنتی اہل کبائر ایسی فلاح پائیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعتی لاھل الکبائر من امتی میری شفاعت میری امت سے کبیرہ گناہوں والوں کیلئے ہے[3] رواہ احمد و ابو داود و الترمذی و النسای وابن حبان الحاکم والبیھقی و صححہ عن انس بن مالك والترمذی وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم عن جابر بن

---

[1] الٰہی گواہ ہو جا اور تیری گواہی کافی ہے کہ میں اپنے دل و زبان سے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ سب باطل دینوں سے کنارہ کرتا ہوا خالص اسلام والا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں۔ ۱۲

[2] اگرچہ وہ ایسا کرے گا نہیں بقولہ تعالٰی ویجزی اللہ الذین احسنوا بالحسنے الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربك واسع المغفرۃ وقولہ تعالٰی ان تجتنبوا کبٰئر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیاتکم و ندخلکم مدخلا کریما وقولہ تعالٰی ان الحسنٰت یذھبن السیئٰت ذلك ذکری للذاکرین ۱۲ منہ غفرلہ

[3] ترجمہ: یہ حدیث احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان و حاکم و بیہقی نے انس بن مالک سے روایت کی اور بیہقی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور ترمذی و ابن حبان و حاکم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی اور طبرانی نے معجم کبیر میں عبداللہ بن عباس سے اور خطیب نے کعب بن عجرہ سے اور عبداللہ بن عمر سے رضی اللہ عنہم اجمعین۔

عبد اللہ والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس والخطیب عن کعب بن عجرۃ وعن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین۔ اور فرماتے ہیں: خیرت بین الشفاعۃ و بین ان یدخل شطر امتی الجنۃ فاخترت الشفاعۃ لا نھا اعم و اکفی ترونھا للمؤمنین المتقین لا ولکنھا للمذنبین المتلوثین الخطائین مجھ سے میرے رب نے فرمایا تم کو اختیار ہے چاہے شفاعت لے لو چاہے یہ کہ تمہاری آدھی امت بلا عذاب جنت میں داخل ہو میں نے شفاعت اختیار فرمائی کہ وہ زیادہ عام اور زیادہ کافی ہے۔ کیا اسے ستھرے مومنوں کیلئے سمجھتے ہو۔ نہیں بلکہ وہ گناہگاروں آلودہ روزگاروں سخت خطا کاروں کے لئے ہے والحمد اللہ رب العلمین [1] رواہ احمد بسند صحیح والطبرانی فی الکبیر باسناد حجیہ عن ابن عمر و ابن ماجۃ عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنھم بلکہ وہ بھی ہوں گے جن کے گناہ نیکیوں سے بدل دیئے جائیں گے فاولئك یبدل اللہ سیاتھم حسنت و کان اللہ غفورا رحیما اللہ ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے حدیث میں ہے ایک شخص روز قیامت حاضر کیا جائے گا ارشاد ہوگا اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر پیش کرو اور بڑے بڑے ظاہر نہ کرو اس سے کہا جائے گا تو نے فلاں فلاں دن یہ یہ کام کیے وہ مقر ہوگا اور اپنے بڑے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا۔ کہ ارشاد ہوگا احطوہ مکان کل سیئۃ حسنۃ اسے ہر گناہ کی جگہ ایک نیکی دو اب کہہ اٹھے گا کہ الٰہی میرے اور بہت سے گناہ ہیں وہ تو سننے میں آئے ہی نہیں۔ یہ فرما کر حضور انور ﷺ اتنا ہنسے کہ آس پاس کے دندان مبارک ظاہر ہوئے [2] رواہ الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ بالجملہ وقوع کے لئے سوا اسلام اور اللہ و رسول کی رحمت کے اور کوئی شرط نہیں جل وعلاو ﷺ امید یعنی انسان کے اعمال و افعال و اقوال احوال ایسے ہونا کہ اگر انہیں پر خاتمہ ہو تو کرم الٰہی سے امید واثق ہو کہ بلا عذاب داخل جنت کیا جائے یہی وہ فلاح ہے جس کی تلاش کا حکم ہے کہ سابقوا الی

[1] ترجمہ یہ حدیث احمد نے بہ سند صحیح اور طبرانی نے معجم کبیر میں بہ سند جید عبد اللہ بن عمر سے روایت کی اور ابن ماجہ نے ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی۔ [2] ترجمہ یہ حدیث ترمذی نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ۱۲

مغفرة من ربکم و جنة عرضها کعرض السماء والارض اس لئے کہ کسب انسانی سے متعلق یہ پھر دو قسم اول فلاح ظاہر حاشا اس سے وہ مراد نہیں کہ نرے ظاہر داروں کو مطلوب جن کی نظر صرف اعمال جوارح پر مقصود ظاہر احکام شرع سے آراستہ اور معاصی سے منزہ کرلیا اور متقی و مفلح بن گئے اگر چہ باطن ریا ۱ و عجب ۲ و حسد ۳ و کینہ ۴ و تکبر ۵ و حب ۶ مدح وحب ۷ جاہ و محبت ۸ دنیا و طلب ۹ شہرت و تعظیم ۱۰ امراو تحقیر ۱۱ مساکین و اتباع ۱۲ شہوات و مداہنت ۱۳ و کفران ۱۴ نعم وحرص ۱۵ و بخل ۱۶ و طول ۱۷ امل سوئے ۱۸ ظن وعناد ۱۹ حق و اصرار ۲۰ باطل ومکر ۲۱ و غدر ۲۲ وخیانت ۲۳ وغفلت ۲۴ وقسوت ۲۵ وطمع ۲۶ و تملق ۲۷ واعتماد ۲۸ خلق ونسیان ۲۹ خالق ونسیان ۳۰ موت و جرأت ۳۱ علی اللہ ونفاق ۳۲ واتباع ۳۳ شیطان و بندگی ۳۴ نفس و رغبت ۳۵ بطالت و کراہت ۳۶ عمل و قلت ۳۷ خشیت و جزع ۳۸ وعدم ۳۹ خشوع وغضب ۴۰ النفس وتسائل فی اللہ وغیرھا مہلکات آفات سے گندہ ہورہا ہو جیسے مزبلہ پر زربفت کا خیمہ اوپر زینت اور اندر نجاست پھر کیا یہ باطنی خباثتیں ظاہری صلاح پر قائم رہنے دیں گی حاشا معاملہ پڑنے دیجئے کونسی نا گفتنی ہے کہ نہ کہیں گے کونسی ناکردنی ہے کہ اٹھا رکھیں گے اور پھر بس دستور صالح عوام کی کیا گنتی آجکل بہت علمائے ظاہر اگر متقی ہیں بھی تو اسی قسم کے الامن شاء اللہ و قلیل ما ھم میں اسے زیادہ مشرع کرتا مگر کیا فائدہ کہ حق تلخ ہوتا ہے اس سے نفع پانا اور اپنی اصلاح کی طرف آنا درکنار۔ بتانے والے کے الٹے دشمن ہوجاتے ہیں مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ ہزار اف اس نام علم پر کہ آجکل بہت بیدین مرتدین اللہ و رسول کی جناب میں کیسی کیسی سخت گالیاں بکتے لکھتے چھاپتے ہیں ان سے کان پر جوں نہ رینگے کہیں بے پرواہی کہیں آرام خواہی کہیں نیچری تہذیب کہیں طمع کی تخریب کہیں ملاقات کا پاس کہیں اسکا ہراس کہ ان مرتدوں کا رد کریں مسلمانوں کو انکا کفر بتائیں تو یہ سر ہو جائیں گے اخباروں اشتہاروں میں ہماری مذمتیں گائیں گے ہزاروں جھوٹی بہتان لگائیں گے کون اپنی عافیت تنگ کرے ان ناپاک وجوہ کے باعث وہاں خموشی اور خود ان سے اعمال میں خطا بلکہ عقائد میں غلطی ہو اسے کوئی

۱ ترجمہ جلدی کرو اپنی رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑان آسمان وزمین کے پھیلاؤ کی ابتداء ہے۔

بتائے تو اب نہ وہ تہذیب نہ آرام طلبی نہ بے پرواہی نہ سلامت روی بلکہ جامے سے باہر ہو کر جس طرح بنے اس کی عداوت میں گرمجوشی حق کا جواب نہ بن آئے تو عناد و مکابرہ سے کام لینا حتی کہ کتابوں کی عبارتیں گھڑ لیں جھوٹے حوالے دل سے تراش لیں کہ کہیں اپنی ہی بات بالا رہے عوام کے سامنے شیخی کرکری نہ ہو یا وہ جو وعظ وغیرہ کے ذریعہ سے مل رہتا ہے اس میں کھنڈت نہ پڑے۔ کیا اسی کا نام تقویٰ ہے حاشاللہ بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بدگویوں کے مقابل وہ خواب خرگوش اور اپنے نفس کی بجا حمایت میں یہ جوش وخروش تو یہ کہتا ہے کہ اللہ و رسول کی عظمت سے اپنے نفس کی عظمت دل میں سوا ہے اب اسے کیا کہیے سوا اس کے کہ انّا لِلّٰہِ وانا الیہ رجعون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بالجملہ اس صورت کو فلاح سے علاقہ نہیں صاف ہلاک ہے بلکہ فلاح ظاہر یہ کہ دل و بدن دونوں پر جتنے احکام الٰہیہ ہیں سب بجالائے نہ کسی کبیرہ کا ارتکاب کرے نہ کسی صغیرہ پر مصر رہے نفس کے خصائل ذمیمہ اگر دفع نہ ہوں تو معطل رہیں ان پر کاربند نہ ہو مثلاً دل میں بخل ہے تو نفس پر جبر کرکے ہاتھ کشادہ رکھے حسد ہے تو محسود کی برائی نہ چاہے وعلی ہذا القیاس کہ یہ جہاد اکبر ہے اور اس کے بعد مواخذہ نہیں بلکہ اجر عظیم ہے حدیث میں ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ثلاث لم تسلم منھا ھذہ الامۃ الحسد والظن والطیرۃ الاانبئکم بالمخرج منھا اذا ظننت فلا تحقق واذا حسدت فلا تبغ واذ تطیرت فامض تین خصلتیں اس امت سے نہ چھوٹیں گی حسد اور بدگمانی اور بد شگون۔ کیا میں تمہیں ان کا علاج نہ بتادوں بدگمانی آئے تو اسے پر کاربند نہ ہو اور حسد آئے تو محسود پر زیادتی نہ کرو اور بدشگونی کے باعث کام سے نہ رہو[1] رواہ ستۃ فی کتاب الایمان عن الامام الحسن البصری مرسلا ووصلہ ابن عدی بن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ اذا حسدتم فلا تبغوا واذ اظننتم فلا تحققوا واذا تطیر تم فامضوا وعلی اللہ

---

[1] ترجمہ اس حدیث کو ستہ نے کتاب الایمان میں امام حسن بصری سے بے ذکر صحابی روایت کیا اور ابن عدی نے بسند متصل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دل میں حسد آئے تو زیادتی نہ کرو اور بدگمانی آئے تو اسے جما نہ دو اور بدشگونی آئے تو رکو نہیں اور اللہ ہی پر بھروسا کرو

فتو کلوا یہ فلاح تقویٰ ہے اس سے آدمی سچا متقی ہو جاتا ہے۔ ہم نے اسے فلاح ظاہر بایں معنٰی کہا کہ اس میں جو کچھ کرنا نہ کرنا ہے اس کے احکام ظاہر وواضح ہو چکے ہیں قد تبین الرشد من الغی دوم فلاح باطنی کہ قلب وقالب رذائل سے متخلی خالی اور فضائل سے متحلّی کر کے بقایا ہے شرک خفی دل سے دور کئے جائیں یہاں تک کیا لامقصود الا الله پھر لا[۲] مشهود الا الله پھر لا موجود[۳] الا الله متجلی ہو یعنی اولا ارادہ غیر سے خالی ہو پھر غیر نظر سے معدوم ہو پھر حق حقیقت جلوہ فرمائے کہ وجود اسی کیلئے ہے باقی سب ظلال د پرتو۔ یہ نہایۓ فلاح وفلاح احسان ہے فلاح تقویٰ میں تو عذاب سے دوری اور جنت کا چین تھا کہ فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز جو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ ضرور فلاح کو پہنچا اور فلاح احسان اس سے اعظم ہے کہ عذاب کا کیا ذکر کسی قسم کا اندیشہ وغم بھی ان کے پاس نہیں آتا الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون بہر حال اس فلاح کیلئے ضرور پیرو مرشد کی حاجت ہے چاہے قسم اول کی ہو یا دوم کی اقول اب مرشد بھی دو قسم ہے اول عام کہ کلام اللہ وکلام الرسول وکلام ائمہ شریعت وطریقت وکلام علمائے دین اہل رشد وہدایت ہے اسی سلسلہ صحیحہ پر کہ عوام کا ہادی کلام علما علما کا رہنما کلام ائمہ ائمہ کا مرشد کلام رسول رسول کا پیشوا کلام اللہ جل وعلا و صلی اللہ تعالٰی عایہ وعلیہم وسلم۔ فلاح ظاہر ہو خواہ فلاح باطن اسے اس مرشد سے چارہ نہیں جو اس سے جدا ہے بلاشبہہ کافر ہے یا گمراہ اور اس کی عبادت برباد وتباہ دوم خاص کہ بندہ کسی عالم سنی صحیح العقیدہ صحیح الاعمال جامع شرائط بیعت کے ہاتھ میں ہاتھ دے یہ مرشد خاص جسے پیرو شیخ کہتے ہیں پھر دو قسم ہے اوّل شیخ اتصال[۴] یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پرنور سید المرسلین ﷺ تک متصل ہو جائے اس کے لیے چار شرطیں ہیں (۱) شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس ﷺ تک پہنچا ہو بیچ میں منقطع نہ ہو کہ منقطع کے ذریعہ سے اتصال ناممکن۔ بعض لوگ بلا بیعت محض بزعم وراثت

۱ ترجمہ کوئی مقصود نہیں سوا اللہ کے ۱۲ ۲ ترجمہ کوئی نظر میں نہیں سوا اللہ کے ۳ ترجمہ کوئی وجود ذاتی نہیں رکھتا سوا اللہ کے
۴ بتائے فوقانی

اپنے باپ دادا کے سجادے پر بیٹھ جاتے ہیں یا بیعت تو کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی بلا اذن مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں یا سرے سلسلہ ہی وہ ہو کہ قطع کر دیا گیا اس میں فیض نہ رکھا گیا لوگ براہ ہوس اس میں اذن و خلافت دیتے چلے آتے ہیں یا سلسلہ فی نفسہ صحیح تھا مگر بیچ میں کوئی ایسا شخص واقع ہوا جو بوجہ انتفائے بعض شرائط قابل بیعت نہ تھا اس سے جو شاخ چلی وہ بیچ میں سے منقطع ہے ان صورتوں میں اس بیعت سے ہرگز اتصال حاصل نہ ہوگا بیل سے دودھ یا بانجھ سے بچہ مانگنے کی مت جدا ہے (۲) شیخ سنی صحیح العقیدہ ہو بد مذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ ﷺ تک آج کل بہت کھلے ہوئے بددینوں بلکہ بے دینوں حتی کہ وہابیہ نے کہ سرے سے منکر و دشمن اولیاء ہیں مکاری کیلئے پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے ہوشیار خبردار احتیاط احتیاط

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نبا ید داد دست

(۳) عالم ہو اقول علم وقہ اس کی اپنی ضرورت کے قابل کافی اور لازم کہ عقائد اہل سنت سے پورا واقف کفر و اسلام و ضلالت و ہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو ورنہ آج بد مذہب نہیں کل ہو جائے گا ع[1] فمن لم یعرف الشر فیو ما یقع فیه صدہا کلمات و حرکات ہیں جن سے کفر لازم آتا ہے اور جاہل براہ جہالت ان میں پڑ جاتے ہیں اوّل تو خبر ہی نہیں ہوتے کہ ان سے قول یا فعل کفر صادر ہوا اور بے اطلاع توبہ ناممکن تو مبتلا ہی رہے اور اگر کوئی خبر دے تو ایک سلیم الطبع جاہل ڈر بھی جائے تو بہ بھی کرے مگر وہ جو سجادہ مشیخت پر ہادی و مرشد بنے بیٹھے ہیں ان کی عظمت کہ خود ان کے قلوب میں ہے کب قبول کرنے دے[2] و اذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم اور اگر ایسے ہی حق پرست ہوئے اور مانا تو کتنا اتنا کہ آپ توبہ کر لیں گے قول و فعل کفر سے جو بیعت فسخ ہو گئی اب کسی کے ہاتھ پر بیعت کریں اور شجرہ اس جدید شیخ کے نام سے دیں اگرچہ شیخ اول ہی کا خلیفہ ہو یہ ان کا نفس کیونکر گوارا کرے نہ اسی پر راضی ہوں گے کہ آج سے سلسلہ بند کریں مرید کرنا چھوڑ دیں

---

[1] ترجمہ جو شر سے آگاہ نہیں ایک دن اس میں پڑ جائیں گا۔ [2] ترجمہ اور جب اس سے کہا جائے اللہ سے ڈر تو اسے اور ضد چڑھتی ہے گناہ کی۔

لاجرم وہی سلسلہ کہ ٹوٹ چکا جاری رکھیں گے لہٰذا عالم عقائد ہونا لازم (۴) فاسق معلن نہ ہو اقول اس شرط پر حصول اتصال کا توقف نہیں کہ مجرد فسق باعث فسخ نہیں مگر پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب دونوں کا اجتماع باطل تبیین الحقائق امام زیلعی وغیرہ میں دربارۂ فاسق ہے[۱] فی تقدیمه للامامة تعظیمة وقد وجب علیهم اهانته شرعاً دوم شیخ ایصال کہ شرائط مذکورہ کے ساتھ مفاسد نفس ومکائد شیطان ومصائد ہوا سے آگاہ ہو دوسرے کی تربیت جانتا اور اپنے متوسل پر شفقت تامہ رکھتا ہو کہ اس کے عیوب پر اسے مطلع کرے ان کا علاج بتائے جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں حل فرمائے نہ محض سالک ہو نہ نرا مجذوب عوارف شریف میں فرمایا یہ دونوں قابل پیری نہیں اقول اس لئے کہ اوّل خود ہنوز راہ میں ہے اور دوسرا طریق تربیت سے غافل بلکہ مجذوب سالک ہو یا سالک مجذوب اور اوّل اولیٰ ہے اقول اس لئے کہ وہ مراد ہے اور یہ مرید پھر بیعت بھی دو قسم ہے اول بیعت برکت کہ صرف تبرک کیلئے داخل سلسلہ ہو جانا۔ آجکل عام بیعتیں یہی ہیں وہ بھی نیک نیتوں کی اور نہ بہتوں کی بیعت دنیاوی اغراض فاسدہ کیلئے ہوتی ہے وہ خارج از بحث ہیں اس بیعت کیلئے شیخ اتصال کہ شرائط اربع کا جامع ہو بس ہے اقول بیکار یہ بھی نہیں مفید اور بہت مفید اور دنیا و آخرت میں بکار آمد ہے محبوبانِ خدا کے غلاموں کے دفتر میں نام لکھ جانا ان سے سلسلہ متصل ہو جانا فی نفسه سعادت ہے اولا ان کے خاص غلاموں سالکانِ راہ سے اس امر میں مشابہت اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من تشبه بقوم فهو منهم جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ عنہ عوارف المعارف شریف میں فرماتے ہیں[۲] واعلم ان الخرقة خرقتان خرقة الارادة وخرقة التبرك والاصل الذی قصده المشایخ للمریدین خرقة الارادة وخرقة التبرك تشبه بخرقة الارادة فخرقة الارادة المرید الحقیقی و خرقة التبرك لِلْمُتَشَبِّه ومن تشبه بقوم فهو منهم

---

[۱] ترجمہ: اسے امامت کیلئے آگے کرتے ہیں اس کی تعظیم ہے اور شرع میں تو اس کی توہین واجب ۱۲ [۲] ترجمہ: واضح ہو کہ خرقے دو ہیں خرقہ ارادت و خرقہ تبرک مشائخ کا مریدوں سے اصلی مطلوب خرقہ ارادت ہے خرقہ تبرک اس سے مشابہت ہے تو حقیقی مرید کیلئے خرقہ اردات ہے اور مشابہت چاہنے والے کیلئے خرقہ تبرک اور کسی قوم سے مشابہت چاہے وہ اسی سے ہو جائے گا۔

ثانیاً ان غلامان خاص کے ساتھ ایک سلک میں منسلک ہو تاع بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس ست نہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ان کا رب عزوجل فرماتا ہے ھم القوم لا یشقی بھم جلیسھم وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں رہتا ثالثاً محبوبان خدا آیہ رحمت میں وہ اپنا نام لینے والے کو اپنا کر لیتے ہیں اور اس پر نظر رحمت رکھتے ہیں امام یکتا سیدی ابوالحسن نور الملۃ والدین علی قدس سرہ بہجۃ الاسرار شریف میں فرماتی ہیں حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی اگر کوئی شخص حضور کا نام لیوا ہو اور اس نے نہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کی ہو نہ حضور کا خرقہ پہنا ہو کیا وہ حضور کے مریدوں میں شمار ہو گا من انتمی ایی و تسمی لی قبلہ اللہ تعالیٰ و تاب علیہ ان کان علی سبیل مکروہ وھون من جملۃ اصحابی وان ربی عزوجل و عدنی ان یدخل اصحابی و اھل مذھبی و کل محبہ الجنۃ جو اپنے آپ کو میری طرف نسبت کرے اور اپنا نام میرے غلاموں کے دفتر میں شامل کرے اللہ اسے قبول فرمائے گا اور اگر وہ کسی ناپسندیدہ راہ پر ہو تو اسے توبہ دے گا اور وہ میرے مریدوں کے زمرے میں ہے اور بیشک میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور ہم مذہبوں اور میرے ہر چاہنے والے کو جنت میں داخل فرمائے گا والحمد للہ رب العلمین دوم بیعت ارادت کہ اپنے ارادہ و اختیار سے یکسر باہر ہو کر اپنے آپ کو شیخ مرشد ہادی برحق و اصل بحق کے ہاتھ میں بالکل سپرد کر دئے اسے مطلقاً اپنا حاکم و مالک و متصرف جانے اس کے چلانے پر راہ سلوک چلے کوئی قدم بے اس کی مرضی کے نہ رکھے اس کے لئے اس کے بعض احکام یا اپنی ذات میں خود اس کے کچھ کام اگر اس کے نزدیک صحیح نہ معلوم ہوں انہیں افعال خضر علیہ الصلاۃ والسلام کے مثل سمجھے اپنی عقل کا قصور جانے اس کی کسی بات پر دل میں بھی اعتراض نہ لائے اپنی ہر مشکل اس پر پیش کرے غرض اس کے ہاتھ میں مردہ بدست زندہ ہو کر رہے یہ بیعت سالکین ہے اور یہی مقصود مشائخ مرشدین ہے یہی اللہ عزوجل تک پہنچاتی ہے یہی حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لی ہے جسے سیدنا عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بایعنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیه وسلم علی السمع والطاعة فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ وان لا ننازع الامر اھلہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس پر بیعت کی کہ ہر آسانی و دشواری ہر خوشی و ناگواری میں حکم سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور صاحب حکم کے کسی حکم میں چون و چرانہ کریں گے شیخ ہادی کا حکم رسول کا حکم ہے اور رسول کا حکم اللہ کا حکم اور اللہ کے حکم میں مجال دم زدن نہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے وما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا اقضی اللہ ورسوله امرًا ان یکون لھم الخیرہ من امرھم ومن یعص اللہ ورسوله فقد ضل ضلالا مبینا کسی مسلمان مرد و عورت کو نہیں پہنچتا کہ جب اللہ و رسول کسی معاملہ میں کچھ فرمادیں پھر انہیں اپنے کام کا کوئی اختیار رہے اور جو اللہ و رسول کی نافرمانی کرے وہ کھلا گمراہ ہوا رعوارف شریف میں ارشاد فرمایا دخوله فی حکم الشیخ دخوله فی حکم اللہ ورسوله احیاء سنة المبایعة شیخ کے زیر حکم وہنا اللہ ورسول کے زیر حکم ہونا ہے اور اس بیعت کی سنت کا زندہ کرنا۔ نیز فرمایا ولا یکون ھذا الالمرید حصر نفسه مع الشیخ وانسلخ من ارادة نفسه و فنی فی الشیخ یترك اختیار نفسه یہ نہیں ہوتا مگر اس مرید کے لئے جس نے اپنی جان کو شیخ کی قید میں کر دیا اور اپنے ارادے سے بالکل باہر آیا اپنا اختیار چھوڑ کر شیخ میں فنا ہو گیا پھر فرمایا ویحذر الاعتراض علی الشیوخ فانه السم القاتل للمریدین وقل ان یکون مرید یعترض علی الشیخ بباطنه فیفلح و یذکر المرید فی کل ما اشکل علیه من تصاریف الشیخ قصة الخضر علیه السلام کیف کان یصدر من الخضر تصاریف ینکرھا موسیٰ ثم لما کشف عن معنا ھا بان وجه الصواب فی ذلك فھکذا ینبغی للمر ید ان یعلم ان کل تصرف اشکل علیه صحته من الشیخ عند الشیخ فیه بیان و برھان للصحة پیروں پر اعتراض سے بچے کہ یہ مریدوں کے لئے زہر قاتل ہے کہ کوئی مرید ہوگا جو اپنے دل میں شیخ پر کوئی اعتراض کرے پھر فلاح پائے شیخ کے تصرفات سے جو کچھ اسے صحیح نہ معلوم ہوتے ہوں ان میں خضر علیہ الصلاۃ والسلام کے واقعات یاد کرے کیونکہ ان سے وہ باتیں صادر ہوتی تھیں بظاہر خبر پر

سخت اعتراض تھا (جیسے مسکینوں کی کشتی میں سوراخ کر دینا بیگناہ بچے کو قتل کر دینا) پھر جب وہ اس کی وجہ بتاتے تھے ظاہر ہو جاتا تھا کہ حق یہی تھا جو انہوں نے کیا یونہی مرید کو یقین رکھنا چاہیے کہ شیخ کا جو فعل مجھے صحیح نہیں معلوم ہوتا شیخ کے پاس اس کی صحت پر دلیل قطعی ہے امام ابو القاسم قشیری رسالہ میں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی کو فرماتے سنا کہ ان سے ان کے شیخ حضرت ابو سہل صعلوکی نے فرمایا من قال الاستاذہ لم لا یفلح ابدا جو اپنے پیر سے کسی بات میں کیوں کہے گا کبھی فلاح نہ پائے گا نسال اللہ العفو والعافیۃ جب یہ اقسام معلوم ہو لیے اب حکم مسئلہ کی طرف چلیے مطلق فلاح کے لیے مرشد عام کی قطعاً ضرورت ہے فلاح تقوی ہو یا فلاح احسان اس مرشد سے جدا ہو کر ہرگز نہیں مل سکتی اگر چہ مرشد خاص رکھتا ہو بلکہ خود مرشد خاص بنتا ہو اقول پھر اس سے جدائی دو طرح ہے اول صرف عمل ہیں جیسے کسی کبیرے کا مرتکب یا صغیرے پر مصر اور اس سے بدتر ہے وہ جاہل کہ علما کی طرف رجوع ہی نہ لائے اور اس سے بدتر وہ کہ باوصف جہل ذی رائے بنے احکام علما میں اپنی رائے کو دخل دے یا حکم کے خلاف اپنے یہاں کے باطل رواج پر اڑے اور اسے حدیث وفقہ سے بتا دیا جائے کہ یہ رواج بے اصل ہے جب بھی اسی کو حق کہے بہر حال یہ لوگ فلاح پر نہیں اور بعض بعض سے زائد ہلاک میں ہیں مگر صرف ترک عمل کے سبب نہ بے پیرا ہو نہ اس کا پیر شیطان جبکہ اولیاء وعلمائے دین کا سچے دل سے معتقد ہو اگر چہ شامتِ نفس نافرمانی پر لائے کہ بیعت جس طرح باعتبار پیر خاص دو قسم تھی یونہی باعتبار مرشد عام بھی۔ اگر اس کے حکم پر چلتا ہے بیعت ارادت رکھتا ہے ورنہ بیعت برکت سے خالی نہیں ایمان واعتقاد تو ہے تو گنہگار سنی اگر کسی پیر جامع شرائط اربعہ کا مرید ہے فبہا ورنہ بوجہ حسن اعتقاد مرشد عام کے منتسبوں میں ہے اگر چہ نافرمانی کے باعث فلاح پر نہیں دوم منکر ہو کر جدائی مثلاً (۱) وہ ابلیسی مسخرے کہ علمائے دین پر ہنستے اور ان کے احکام کو لغو سمجھتے ہیں انہیں میں ہیں وہ جھوٹے مدعیان فقر جو کہتے ہیں کہ عالموں فقیروں کی سدا سے ہوتی آئی ہے یہاں تک کہ بعض خبیثوں صاحب سجادہ بلکہ قطب وقت بننے والوں کو یہ لفظ کہتے سنے گئے کہ عالم کون ہے سب پنڈت ہیں عالم تو وہ ہو جو انبیائے بنی اسرائیل کے سے معجزے

دکھائے (۲) وہ دہرے ملحد فقیر وولی بننے والے کہ کہتے ہیں شریعت راستہ ہے ہمتو پہنچ گئے ہمیں راستے سے کیا کام ان خبیثوں کا رد ہمارے رسالہ مقال عرفا باعزاز شرع وعلما میں ہے امام ابوالقاسم قشیری قدس سرہ رسالہ مبارکہ میں فرماتے ہیں ابو علی الروذ باری بغدادی اقام بمصر ومات بها سنة اثنتين وعشرين و ثلثمائة صحب الجنيد والنوری اظرف المشايخ واعلمهم بالطريقة سئل عمن يستمع الملاهی و يقول هی لی حلال لا فی وصلت الیٰ درجة لا تؤثر فی اختلاف الاحوال فقال نعم قد وصل ولکن الی سقر یعنی سیدی ابوعلی رودباری رضی اللہ عنہ بغدادی ہیں مصر میں اقامت فرمائی اور اسی میں ۳۲۲ تین سو بائیس میں وفات پائی سید الطائفہ جنید وحضرت ابو الحسین احمد نوری رضی اللہ عنہما کے اصحاب سے ہیں مشائخ ہیں ان سے زیادہ علم طریقت کسی کو نہ تھا اس جناب سے سوال ہوا کہ ایک شخص مزامیر سنتا اور کہتا ہے یہ میرے لئے حلال ہیں اس لئے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا کہ احوال کا اختلاف مجھ پر کچھ اثر نہیں ڈالتا فرمایا ہاں پہنچا تو ضرور مگر کہاں تک جہنم تک عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر میں فرماتے ہیں حضور سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی کچھ لوگ کہتے ہیں ان التکالیف کانت وسیلة الی الوصول وقد وصلنا شریعت کے احکام تو وصول کا وسیلہ تھے اور ہم واصل ہو گئے فرمایا صدقوا فی الوصول ولکن الی سقر و الذی یسرق و یزنی خیر من یعتقد ذلك وہ سچ کہتے ہیں واصل تو ضرور ہوئے مگر جہنم تک چور اور زانی ایسے عقیدے والوں سے بہتر ہیں (۳) وہ جاہل اجہل یا ضال اضل کہ بے پڑھے یا چند کتابیں پڑھ کر بزعم خود عالم بنکر ائمہ سے بے نیاز ہو بیٹھے جیسا قرآن وحدیث ابوحنیفہ وشافعی سمجھتے تھے ان کے زعم میں یہ بھی سمجھتے ہیں بلکہ ان سے بھی بہتر کہ انہوں نے قرآن وحدیث کے خلاف حکم دیے یہ ان کی غلطیاں نکال رہے ہیں یہ گمراہ بددین غیر مقلدین ہوئے (۴) اس سے بدتر وہابیت کی اصل علت کہ تقویۃ الایمان پر سر منڈا بیٹھے اس کے مقابل قرآن وحدیث پس پشت پھینک دیے اللہ ورسول جل وعلا صلی اللہ علیہ وسلم تک اس ناپاک کتاب کے طور پر معاذ اللہ مشرک ٹھہریں اور یہ

اللہ ورسول کو پیٹھ دے کر اسی کے مسائل پر ایمان لائیں (۵) ان سے بدتر ان میں کے دیو بندی کہ انہوں نے گنگوہی و نانوتوی و تھانوی اپنے احبار و رہبان کی کفر اسلام بنانے کے لیے اللہ و رسول کو سخت گالیاں قبول کیں (۶) قادیانی (۷) نیچری (۸) چکڑالوی (۹) روافض (۱۰) خوارج (۱۱) نواصب (۱۲) معتزلہ وغیرہم بالجملہ مرتدین یا ضالین معاندین دین کہ سب مرشد عام کے مخالف و منکر ہیں یہ اشد ہالک ہیں اوران سب کا پیر یقیناً شیطان اگرچہ بظاہر کسی کی بیعت کا نام لیں بلکہ خود پیر و ولی وقطب بنیں قال اللہ تعالیٰ استحوذ علیھم الشیطن فانسھم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطن الاان حزب الشیطن ھم الخسرون O شیطان نے انہیں اپنے گھیرے میں لے کر اللہ کی یاد بھلا دی وہی شیطان کے گروہ ہیں۔ سنتا ہے شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں والعیاذ باللہ رب العلمین فلاح تقویٰ اقول اس کے لئے مرشد خاص کی ضرورت بایں معنی نہیں کہ بے اس کے یہ فلاح مل ہی نہ سکے یہ جیسا کہ اوپر گزرا فلاح ظاہر ہے اسکے احکام واضح ہیں آدمی اپنے علم سے یا علما سے پوچھ پوچھ کر متقی بن سکتا ہے اعمال قلب میں اگرچہ بعض وقائق ہیں مگر محدود اور کتب ائمہ مثل امام ابو طالب مکی و امام حجۃ الاسلام غزالی وغیرہما میں مشروح تو بے بیعت خاص بھی اس کی راہ کشادہ اور اس کا دروازہ مفتوح یہ جبکہ اس قدر پر اقتصار کرے تو ہم اوپر بیان کر آئے کہ غیر متقی سنی بھی بے پیرا نہیں متقی کیونکر بے پیرا یا معاذ اللہ مرید شیطان ہوسکتا ہے اگرچہ کسی خاص کے ہاتھ پر بیعت نہ کی ہو کہ یہ جس راہ میں ہے اس میں مرشد عام کے سوا مرشد خاص کی ضرورت ہی نہیں تو جتنا پیر اسے درکار ہے حاصل ہے تو اولیاء کا قول دوم کہ جس کے لئے شیخ نہیں اس کا شیخ شیطان ہے اس سے متعلق نہیں ہوسکتا اور قول اوّل کہ بے پیرا فلاح نہیں پاتا یہ تو بداہۃ اس پر صادق نہیں فلاح تقویٰ بلاشبہہ فلاح ہے اگرچہ فلاح احسان اس سے اعظم واجل ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے ان تجتنبوا کبئر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیاتکم و ندخلکم مدخلا کریما O اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچے تو ہم تمہاری برائیاں مٹا دیں گے اور تمہیں عزت والے مکان میں داخل فرمائیں گے یہ بلاشبہ فوز عظیم ہے۔ مولیٰ تعالیٰ نے اہل تقویٰ اور اہل

احسان دونوں کے لئے اپنی معیت ارشاد فرمائی ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون بیشک اللہ متقیوں کے ساتھ ہے اوران کے جو اہل احسان ہیں یہ کیسا فضل عظیم ہے۔اور فلاح کے لئے کیا چاہے اقول بات یہ ہے کہ تقوٰی عموماً ہر مسلمان پر فرض عین ہے اوراس فلاح یعنی عذاب سے رستگاری کے لئے بفضل الٰہی حسب وعدہ صادقہ کافی ووافی احسان یعنی سلوک راہ ولایت اعلٰی درجے کا مطلوب ومحبوب ہے مگر اس کی طرح فرض نہیں ورنہ اولیا کے سوا کہ ہر دور میں صرف ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوتے ہیں باقی کروڑ ہا کروڑ مسلمان ہزار ہا علماء وصلحا سب معاذ اللہ تارکِ فرض وفساق ہوں اولیا نے بھی کبھی اس راہ کی عام دعوت نہ دی کروڑوں میں سے معدودے چند کو اس پر چلایا اوراس کے طالبوں میں سے بھی جسے اس بار کے قابل نہ پایا واپس فرمایا فرض سے واپس کرنا کیونکر ممکن تھا [1]لا یکلف اللہ نفسا الاوسعھا لا یکلف اللہ نفسا الاما اتھا عوارف شریف میں ہے اما خرقۃ التبرک یطلبھا من مقصودۃ التبرک بزی القوم و مثل ھذا لا یطالب بشرائط الصحبۃ بل یوصی بلزوم حدود الشرع و مخالطۃ ھذہ الطائفۃ لیعود علیہ برکتھم و یتأدب بادابھم فسوف یرقیہ ذلک الی الاھلیۃ نخرقتہ الارادۃ فعلی ھذا خرقۃ التبرک مبذولۃ لکل طالب و خرقۃ الارادۃ ممنوعۃ الامن الصادق الراغب یعنی خرقہ تبرک ہر ایک کو دیا جاسکتا ہے اور خرقہ ارادت اسی کو دیا جائے گا جو اس کا اہل ہونا اہل سے اس راہ کے شرائط کا مطالبہ نہ کریں گے صرف اتنا کہیں گے کہ شریعت کا پابند رہ اور اولیا کی صحبت اختیار کر کہ شاید اس کی برکت اسے خرقہ ارادت کا اہل کردے۔تو ظاہر ہوا کہ اس کا ترک نافی فلاح نہیں نہ کہ معاذ اللہ مرید شیطان کردے اکابر علما وائمہ میں ہزار ہا وہ گزرے جن سے یہ بیعت خاصہ ثابت نہیں یا کی تو آخر عمر میں بعد حصول مرتبہ امامت اور وہ بھی بیعت برکت جیسے امام ابن حجر عسقلانی نے سیدی مدین قدس سرہ کے دستِ مبارک پر اقول ہاں جو اس کا ترک بوجہ انکار کرے اسے باطل ولغو جانے وہ ضرور

[1] ترجمہ اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت بھر۔اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنے کی جو اسے دیا ۱۲

گمراہ و بے فلاں و مرید شیطان ہے بلکہ انکار مطلق ہو اور اگر اپنے عصر و مصر میں کسی کو بیعت کیلئے کافی نہ جانے تو اس کا حکم اختلاف منشا سے مختلف ہوگا اگر یہ اپنے تکبر کے باعث ہے تو الیس فی جھنم مثوی للمتکبرین کیا جہنم میں متکبروں کا ٹھکانا نہیں اور اگر بلا وجہ شرعی اپنی بدگمانی کے باعث سب کو نااہل جانے تو یہ بھی کبیرہ ہے اور مرتکب کبیرہ مفلح نہیں اور اگر ان میں وہ باتیں ہیں کہ اشتباہ میں ڈالتی ہیں اور یہ بنظر احتیاط بچتا ہے تو الزام نہیں[1] ان من الحزم سوء الظن دع ما یریبك الی ما لا یریبك فلاح احسان کیلئے بیشک مرشد خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی شیخ ایصال کی شیخ اتصال اس کے لئے کافی نہیں اور اس کے ہاتھ پر بھی بیعت ارادت ہو۔ بیعت برکت یہاں بس نہیں۔ اس راہ میں وہ شدید باریکیاں وہ سخت تاریکیاں ہیں کہ جب تک کامل مکمل اس راہ کے جملہ نشیب و فراز سے آگاہ و ماہر حل نہ کرے حل نہ ہوں گی نہ کتب سلوک کا مطالعہ کام دے گا کہ یہ دقائق تقوی کی طرح محدود و معدود نہیں جن کا ضبط کتاب کر سکے الطرق الی اللہ تعالٰی بعدد انفاس الخلائق اللہ تک راستے اتنے ہیں جتنی تمام مخلوقات کی سانسیں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان اللہ لا یتجلی لعبد فی صفتین ولا فی صفة لعبدین الخ اللہ عزوجل نہ ایک بندے پر دو صفتوں میں تجلی فرمائے نہ ایک صفت سے دو بندوں پر۔ فی البھجة الشریفة وفیه ثنیا یطول شرحھا اور ہر راہ کی دشواریاں باریکیاں گھاٹیاں جدا ہیں جن کو نہ یہ خود سمجھ سکے گا نہ کتاب بتائے گی اور وہ پرانا دشمن مکار پرفن ابلیس لعین ہر وقت ساتھ ہے۔ اگر بتانے والا آنکھیں کھولنے والا ہاتھ پکڑنے والا مدد فرمانے والا ساتھ نہ ہو تو خدا جانے کس کھو میں گرائے کس گھاٹی میں ہلاک کرے ممکن کہ سلوک درکنار معاذ اللہ ایمان تک ہاتھ سے جائے جیسا کہ بارہا واقعہ ہو چکا ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ابلیس کے مکر کو رد فرمانا اور اس کا کہنا کہ اے عبدالقادر تمہیں تمہارے علم نے بچا لیا ورنہ اسی دھوکے سے میں نے ستر اہل طریق ہلاک کئے ہیں معروف و مشہور اور کتب ائمہ مثل بہجۃ الاسرار شریف وغیرہا میں مروی و مسطور۔ اقول حاشا یہ مرشد عام کا عجز

---

[1] ترجمہ بیشک احتیاط میں داخل ہے برا پہلو بچنے کے لئے سوچ لینا جس بات میں تجھے دغدغہ ہو اسے چھوڑ کر وہ اختیار کر جو بے دغدغہ ہو۔

نہیں بلکہ اسکے سمجھنے سے سالک کا عجز ہے مرشد عام میں سب کچھ ہے ما فرطنا فی الکتب من شئ ہم نے کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی مگر احکام ظاہر عام لوگ نہیں سمجھ سکتے جس کے سبب عوام کو علما علما کو ائمہ ائمہ کو رسول کی طرف رجوع فرض ہوئی کہ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ذکر والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے یہی حکم یہاں بھی ہے اور یہاں اہل الذکر وہ مرشد خاص باوصاف مذکورہ ہے تو جو اس راہ میں قدم رکھے اور (۱) کسی کو پیر نہ بنائے (۲) کسی مبتدع (۳) کسی جاہل کا مرید ہو جو پیر اتصال بھی نہیں (۴) ایسے کا مرید ہو جو صرف پیر اتصال ہے قابل ایصال نہیں اور اس کے بھروسہ پر یہ راہ طے کرنا چاہے (۵) شیخ ایصال ہی کا مرید ہو مگر خودرائی برتے اس کے احکام پر نہ چلے تو یہ شخص اس فلاح کو نہ پہنچے گا اور اس راہ میں ضرور اس کا پیر شیطان ہوگا جس سے تعجب نہیں کہ اسے اصل فلاح بلکہ نفس ایمان سے دور کردے والعیاذ باللہ رب العلمین اقول بلکہ اس کا نہ ہونا ہی تعجب ہے یہ نہ سمجھو کہ غلطی پڑے گی تو اس قدر کہ اس راہ میں بھکے گا یہ فرض نہ تھی کہ اس کے نہ پانے سے اصل فلاح نہ رہے۔ نہیں نہیں عدو لعین تو دشمنِ ایمان ہے وقت وموقع کا منتظر ہے وہ کرشمے دکھاتا ہے جن سے عقائد ایمانی پر حرف آتا ہے آدمی ایک بات سنے ہوئے ہے اور اب آنکھوں سے اس کے خلاف دیکھے تو کس قدر مشکل ہے کہ اپنے مشاہدے کو غلط جانے اور اسی اعتقاد پر جمارہے حالانکہ لیس الخبر کالمعاینہ شنید کہ بود مانند دیدہ پیر کامل چاہیے کہ ان شبہات کا کشف کرے رسالہ مبارکہ امام قشیری میں ہے ۲؎ اعلم ان فی ھذہ الحالۃ قل ما یخلو المرید فی اوان خلوتہ فی ابتداء ارادتہ من الوساوس فی الاعتقاد الی اخرما افادوا اَجَاد علینا بہ رحمۃ الملک الجواد ۔ ثم اقول غالب یہی ہے کہ بے پیر اس راہ کا چلنے والا ان آفتوں میں گرفتار ہو جاتا ہی اور گرگ شیطان اسے بے راعی کی بھیڑ پاکر نوالہ کرلیتا ہے اگرچہ ممکن کہ لاکھوں میں ایک ایسا ہو جسے جذب ربانی کفایت و کفالت کرے اور بے توسط پیر اسے

۱؎ یہ ارشاد مبارک بہجۃ الاسرار شریف میں روایت کیا اور اس میں ایک استثنا ہے جس کی شرح طویل ہے ۱۲ ۲؎ ترجمہ واضح ہو کہ اس حالت میں ابتدائی ارادت میں زمانہ خلوت میں کم کوئی مرید ہوگا جسے عقائد میں وسوسے نہ آئیں

مکائد نفس وشیطان سے بچا کر نکال لیجائے اس کے لئے مرشد عام مرشد خاص کا کام دے گا خود حضور اقدس ﷺ اس کے مرشد خاص ہوں گے کہ بے توسط نبی کوئی وصول ممکن نہیں مگر یہ ہے تو نہایت نادر ہے اور نادر کے لئے حکم نہیں ہوتا ثم اقول بے مرشد خاص اس راہ میں قدم رکھنے والوں میں بڑا خوش نصیب وہ ہے کہ ریاضتیں چلے مجاہدے کرے اور اس پر اصلا فتح یاب نہ ہو راہ ہی نہ کھلے جس کی دشواریاں پیش آئیں یہ اپنی فلاح تقویٰ پر قائم رہے گا دو شرط سے۔ایک یہ کہ اس کا مجاہدہ اسے عجب نہ دلائے اپنے آپ کو اور دل سے اچھا نہ سمجھنے لگے ورنہ فلاح تقوے سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا دوسرے یہ کہ عظیم محنتوں کے بعد محرومی کی تنگدلی اسے کسی عظیم امر میں نہ ڈالدے کہ کوئی کلمہ سخت کہہ بیٹھے یا دل سے منکر ہو جائے کہ اس وقت فلاح درکنار اس کا پیر شیطان ہو جائے گا اور اگر اپنی تقصیر سمجھا اور تذلل و انکسار پر قائم رہا تو اس حکم سے مستثنے رہے گا یوں کہ جب راہ کھلی تو راہ چلا ہی نہیں اور اس کے مثل ہوا جو فلاح تقویٰ پر مقتصر رہا اقول قرآن کریم کے لطائف نامتناہی ہیں اس بیان سے آیۂ کریمہ [1] یا یھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون کے مبارک جملوں کا حسن ترتیب واضح ہوا یہ فلاح احسان کی طرف دعوت ہے اسکے لیے تقویٰ شرط ہے تو اولاً اس کا حکم فرمایا کہ اتقوا اللہ اب کہ تقویٰ پر قائم ہو کر راہ احسان میں قدم رکھنا چاہتا ہے اور یہ عادۃً بے وسیلہ شیخ ناممکن ہے لہٰذا دوسرے مرتبہ میں قبل سلوک تلاش پیر کو مقدم فرمایا کہ وابتغو الیہ والوسیلۃ اس لئے کہ الرفیق ثم الطریق اب کہ سامان مہیا ہو لیا اصل مقصود کا حکم دیا کہ جاھدوا فی سبیلہ اس کی راہ میں مجاہدہ کرو لعلکم تفلحون تا کہ فلاح احسان پاؤ [3] جعلنا اللہ من المفلحین بفضل رحمۃ بھم انہ ھو الرؤف الرحیم و صلی اللہ تعالیٰ وسلم و بارک علی من بہ الصلاح والفلاح و علی الہ وصحبہ وابنہ وحزبہ

[1] اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جان لڑاؤ اس امید پر کہ فلاح پاؤ [2] پہلے ساتھی تلاش کرو پھر راستہ [3] ترجمہ اللہ ہمیں فلاح والوں میں کرے اس رحمت کے فضل سے جو فلاح والوں پر کی بیشک وہی بڑا مہربان رحم والا ہے اور اللہ درود وسلام و برکت اتارے ان پر جن کے صدقہ میں ہر صلاح و فلاح ہے اور ان کے آل و اصحاب اور ان کے بیٹے حضور غوث اعظم اور ان کے سب گروہ پر امین

اجمعین آمین ثم اقول یہاں سے ظاہر ہوا کہ اس راہ میں فلاح وسیلہ پر موقوف کہ اسے اس پر مرتب فرمایا تو ثابت ہوا کہ یہاں بے پیر افلاح نہ پائے گا اور جب فلاں نہ پائے گا خاسر ہوگا تو حزب اللہ سے نہ ہوا حزاب الشیطان سے ہوگا کہ رب عزوجل فرماتا ہے الاان حزب الشیطن هم الخسرون سنتا ہے شیطان ہی کا گروہ خاسر ہے الا ان حزب الله هم المفلحون سنتا ہے اللہ ہی کا گردہ فلاح والا ہے تو دوسرا جملہ بھی ثابت ہوا کہ بے پیرے کا پیر شیطان ہے جس کا بیان ابھی گزرا نَسۡئَالُ اللّٰهَ ا لعفو والعافية بالجمله حاصل تحقیق یہ چند جملے ہوئے (۱) ہر بد مذہب فلاح سے دور ہالک میں چور ہے مطلقا بے پیرا ہے اور ابلیس اس کا پیر اگر چہ بظاہر کسی انسان کا مرید ہو بلکہ خود پیر بنے راہ سلوک میں قدم رکھے یا نہ رکھے ہر طرح لا یفلح وشیخه الشیطان کا مصداق ہے (۲) سنی صحیح العقیدہ کہ راہِ سلوک میں نہ پڑا اگر فسق کرے فلاح پر نہیں مگر پھر بھی نہ بے پیرا ہے نہ اس کا پیر شیطان۔ بلکہ جس شیخ جامع شرائط کا مرید ہوا اس کا مرید ہے ورنہ مرشد عام کا (۳) یہ اگر تقویٰ کرے تو فلاح پر بھی ہے اور بدستور اپنے شیخ یا مرشد عام کا مرید غرض سنی کہ مضایق سلوک میں نہ پڑا کسی خاص بیعت نہ کرنے سے بے پیرا نہیں ہوتا نہ شیطان کا مرید ہاں فسق کرے تو فلاح پر نہیں اور متقی ہو تو مفلح بھی ہے (۴) اگر مضایق سلوک میں بے پیر خاص قدم رکھا اور راہ کھلی ہی نہیں نہ کوئی مرض مثل عجب وانکار پیدا ہوا تو اپنی پہلی حالت پر ہے اس میں کوئی تغیر نہ آئے شیطان اس کا پیر نہ ہوگا اور متقی تھا تو فلاح پر بھی ہے (۵) یہ مرض پیدا ہوئے تو فلاح پر نہ رہا اور بحالت انکار وفساد عقیدہ مرید شیطان بھی ہو گیا (۶) اگر راہ کھلی تو جبتک پیر ایصال کے ہاتھ پر بیعت ارادت نہ رکھتا ہو غالب ہلاک ہے اس بے پیرے کا پیر شیطان ہوگا اگر چہ بظاہر کسی نا قابل پیر یا محض شیخ اتصال کا مرید یا خود شیخ بنتا ہو (۷) ہاں اگر محض جذب ربانی کفالت فرمائے تو ہر بلا دور ہے اور اس کے پیر رسول اللہ ﷺ۔ الحمد للہ یہ وہ تفصیل جمیل وتحقیق جلیل ہے کہ ان اوراق کے سوا کہیں نہ ملے گی۔ بیس برس ہوئے جب بھی یہ سوال ہوا اور ایک مختصر جواب لکھا گیا تھا جس کی تکمیل و تفصیل یہ ہے کہ اس وقت قلب فقیر پر فیض قدیر سے فائض ہوئی۔ والحمد لله رب